اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

ستاونواں اجلاس (دوسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 10/اگست 2022ء بروز بدھ مطابق 11/محرم الحرام 1444 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	توجہ دلاؤ نوٹس۔	18
3	رخصت کی درخواستیں۔	22
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	24

جلد 57 ☆☆ شمارہ 02

ایوان کے عہدیدار

قائم مقام اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **10** / اگست 2022ء بروز بدھ مطابق **11**/ محرم الحرام 1444 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 55 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، قائم مقام اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَالَا یَنۡفَعُکَ وَلَایَضُرُّکَ ط فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ھُوَ ج وَاِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ ط یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۰۷﴾

﴿پارہ نمبر ۱۱ سُوۡرَۃُ یونس آیات نمبر ۱۰۶ اور ۱۰۷﴾

ترجمہ: اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ برا پھر اگر تو ایسا کرے تو تو بھی اس وقت ہو ظالموں میں۔ اور اگر پہنچا دیوے تجھ کو اللہ کچھ تکلیف تو کوئی نہیں اس کو ہٹانے والا اس کے سوا اور اگر پہنچانا چاہے تجھ کو کچھ بھلائی تو کوئی پھیرنے والا نہیں اس کے فضل کو پہنچائے اپنا فضل جس پر چاہے اپنے بندوں میں اور وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

☆☆

جناب قائم مقام اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم۔ جی زمرک خان اچکزئی صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر برائے خوراک): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب ایک مختصر تین points آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں پہلا جو اجلاس ہوا تھا اس دن میں موجود نہیں تھا ہماری پارٹی کا صدر عبدالباری کاکڑ جو پشین سے تعلق رکھتے ہیں پشین ضلع کے صدر ہیں ان کا بھتیجا شمشاد کاکڑ جس پر ہمارے صوبائی صدر نے بھی بات کی۔ پولیس کی فائرنگ سے وہ شہید ہوا۔ وہ ایک ایسا بندہ تھا میں خود اس کو گھر سے جانتا ہوں ایک talent بندہ تھا اور وہ حقیقت میں میں آپ کو بتادوں کہ وہ اسکالرشپ پر بھی جانا تھا لیکن ٹھیک ہے کس طرح شہید ہوا کیسے گولی چلی میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ کوئی موبائل کا چور ہو، کوئی کس چیز کا چور ہو وہ اسطرح فائرنگ کر کے کسی کی جان لے لیں۔ آرڈر کس کو ملتا ہے کس چیز کا ملتا ہے کیسا فائر ہوتا ہے یہ پوری ایک پلاننگ کے تحت۔ ایک لڑکا جارہا ہے اچانک اُس پر فائر ہوتا ہے اور اس کے سر میں گولی لگتی ہے اور وہ شہید ہوتا ہے۔ میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے تو ایک اس پر اپنا ایک بیان بھی آیا تھا اور انہوں نے احتجاج بھی کیا تھا اور مذمت بھی کی تھی۔ میں بھی اس کی مذمت کرتا ہوں اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں اس فلور کے توسط سے کہ اس کی انکوائری جلد سے جلد ہو کہ اس میں کونسے محرکات ہیں ان کو سامنے لایا جائے اور کیوں اسطرح سے عام فائرنگ ہوتی ہے یہاں موٹر سائیکلیں یہاں موٹریں یہاں ڈاکہ زنی ساری چیزیں ہوتی ہیں وہ لوگ اسلحہ سے لیس سرعام پھرتے ہیں اور ایک عام لڑکا جو قابل بندہ ہوتا ہے کسی خاندان کا واحد کفیل ہوتا ہے اس کو اسطرح سے شہید کرتے ہیں۔ تو میں آپ سے یہ چاہتا ہوں کہ آپ دوبارہ اس پر رولنگ دیدیں کہ اس کی جلد سے جلد انکوائری سامنے لائی جائے کیونکہ اس کا خاندان بہت تشویشناک صورتحال سے دوچار ہے اور میں نے وزیراعلیٰ سے بھی اس اس معاملے پر بات کی آئی جی سے بھی بات کی ہم ان سے ملاقات بھی کریں گے لیکن آپ اس فلور سے دوبارہ کہہ دیں اس کو ایک ہفتے یا دس دن کا ٹائم دیدیں کہ وہ اس کی انکوائری جلد سے جلد مکمل ہو اور اس کے جو اصل محرکات ہیں وہ سامنے لایا جائے۔ اور جناب اسپیکر صاحب! دو مختصر سی باتیں میں کرتا ہوں۔ ایک، دس دن پہلے کی بات ہے میرا ایک نوکر تھا اس کا ایک جوان بیٹا تھا، موٹر سائیکل ریس میں دشت کے مقام پر کوچ کی ٹکر سے وہ شہید ہو گیا۔ اب یہ ایک ایسا ناسور پہلا ہوا ہے یہ موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں کی ریس ہوتی ہے۔ پہلے یہ ریس ہنہ لیک روڈ پر ہوتی تھی پھر یہ کوئٹہ، کچلاک روڈ پر ہوتی تھی۔ ابھی رات کے تین چار بجے ایک پورا گروپ ہے اُس کا ایک پورا WhatsApp ہے اس کے 15 ہزار ممبرز ہیں یہ اس پر جوا کھیلتے ہیں۔ اور یہ جوان لڑکوں کو لاتے ہیں اور اس سے ریس کرواتے ہیں اور ان کے لیے اسپیشل موٹر سائیکلیں

بنائی جاتی ہیں آپ اگران کا ریکارڈ دیکھ لیں پولیس یا ایڈمنسٹریشن سے لے لیں آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ایک ماہ میں کتنے لڑکے موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ میں جانبحق ہوئے ہیں اور یہ سارے ریس کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ میں اس فلور پر یہ مطالبات اپنے دوستوں کے through آپ کے توسط سے کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو جو، ان سے یہ کام کرواتے ہیں وہ لوگ nominate ہیں باقاعدہ وہ اسکرین پر ہیں ان کے نام پولیس والوں کے پاس ہیں، اُن کو گرفتار کرکے یہ جو جتنے لوگ شہید ہوئے ہیں ان کی ایف آئی آر ان لوگوں پر کروائی جائے جو ان سے جوا کرواتے ہیں جوان کو گھروں سے نکال کر موٹر سائیکل ریس کرواتے ہیں۔اور کم از کم آپ انتظامیہ کو یہ ہدایت جاری کریں کہ آج کے بعد اگر ایک موٹر سائیکل کی ریس ہم نے دیکھی تو اس پولیس آفیسر یا اس لیویز آفیسر یا اس ڈسٹرکٹ کے خلاف ایف آئی آر ہونی چاہیے کہ ہمارے بچے اس طرح ایکسیڈنٹ کرکے مرتے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے تیسری بات مختصر کہتا ہوں میں ابھی کچھ عرصے پہلے تربت گیا تھا ۔میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا یہ جو این ایچ اے کی روڈ ہے جس کو ہم خونی شاہراہ کہتے ہیں آپ کراچی کی خونی شاہراہ۔خونی شاہراہ اس طرح نہیں ہوتی کہ اس پر خودبخود ایکسیڈنٹ ہوتا ہے اس کے اصل محرقات کیا ہیں جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو بتاؤں کہ دو تین جگہ پر میں نے دیکھا رات کو میں آ رہا تھا تو راستے میں کہیں پر کوچ خراب ہے کہیں پر ٹریکٹر خراب ہے کہیں اور چیز خراب ہے۔اب ایک جگہ پر کوچ خراب ہے ایک فرلانگ اس کے آگے پیچھے انہوں نے اتنے پتھر رکھے ہوئے ہیں کہ آگے کوچ خراب ہے اگر ایک ڈرائیور 110 کی اسپیڈ سے یا 100 کی اسپیڈ سے آ رہا ہے وہ اچانک رات کو ان پتھروں کو دیکھے گا وہ کبھی بھی کنٹرول نہیں کرسکتا وہ سیدھا ان پتھروں پر جا کر کوچ میں لگے گا اس میں این ایچ اے کی پولیس ان کی گاڑیاں دن کو کھڑی ہوتی ہیں رات کو کوئی نظر نہیں آتا۔ یہ ان کی ڈیوٹی ہے کہ کوئی گاڑی اگر خراب ہو تو اس کو روڈ سے ہٹائیں، اگر روڈ سے نہیں ہٹا سکتے تو کم از کم ان کے لیے ٹریفک کا اپنا انتظام ہوتا ہے انکے پاس اتنے ڈبے ہوتے ہیں جس پر سرخ رنگ میں اسٹاپ لکھا ہوتا ہے دور سے وہ ایک فرلانگ سے آگے بھی اگر کوئی لائٹ اس پر لگتی ہے تو لائٹ دیتے ہیں کیونکہ اس پر ٹیپ لگا ہوتا ہے وہ خود روشنی دیتا ہے ان کو پتہ چلتا ہے کہ یہاں کوئی ایمرجنسی ہے تو وہ بریک لگاتا ہے۔اگر وہ پتھروں پر جائے گی تو کیسے کنٹرول ہوگی۔اسی لیے تو وہ خونی شاہراہ ہے آپ این ایچ اے والوں کو کم از کم بلا لیں کہ بھائی آپ لوگوں کی این ایچ اے پولیس کیا کررہی ہے رات کو آپ جائیں آپ کو کراچی تک این ایچ اے پولیس کی کوئی گاڑی نظر نہیں آئے گی۔ پولیس کی تو یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ دن رات وہاں ڈیوٹی کریں اگر کوئی گاڑی خراب ہے اسکو روڈ سے ہٹائیں ان کے پاس کرین ہونا چاہیے اس کو کرین کے ذریعے روڈ سے ہٹائیں، نہیں تو آپ پاس ٹریفک کا

بندوبست ہوتا ہے وہ ڈبے رکھ دیں جن پر ٹیپ نما لائیٹیں لگی ہیں کہ جی آگے گاڑی خراب ہے۔کوئی گاڑی آ رہی ہے تو اس کو پتہ ہونا چاہیے۔یہاں کوئی انتظام نہیں ہے کوئی قانون نہیں ہے کوئی رولز نہیں ہیں دن کو وہ کھڑے ہوتے ہیں پتہ نہیں میں بھی ویسے ان کے خلاف تو بات نہیں کرسکتا ہوں۔لیکن یہ ہے کہ رات کو وہ ڈیوٹی کریں آپ کو زیادہ تر یہ پتہ ہونا چاہیے کہ جتنے بھی ایکسیڈنٹ ہوئے ہیں اس روڈ پر زیادہ تر رات کو ہوتے ہیں اور رات کو ان کے پاس ٹریفک کا بندوبست نہیں ہوتا ہے تو میں یہ آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ کم از کم این ایچ اے کا یہاں جو پولیس کا انچارج ہے ان کو بلائیں اور ہماری پولیس اور لیویز کے ان کو بلائیں اور جو ریس ہوتی ہے موٹر سائیکلوں والوں کو سختی سے ان کو بتایا جائے کہ آئندہ اس طرح نہیں ہونا چاہیے۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ انجینئر صاحب آپ نے بڑی اچھی باتیں کہیں۔جی میر اکبر مینگل صاحب۔

میر محمد اکبر مینگل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب اسپیکر صاحب! پچھلے تقریباً دس دن سے ہم اپنے علاقوں پر visit پر ہے سیلاب کی تباہ کاریوں کے سلسلے میں۔تو اس معزز فلور پر میں کم از کم یہ بات عیاں کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بلوچستان کے لوگ بڑے پیمانے پر بے پرسان بے حال اور کھلے آسمان تلے بیٹھے ہوئے ہیں۔خصوصاً پورے بلوچستان میں نقصانات ہوئے ہیں لیکن ضلع خضدار میں لوگوں کے گھر مسمار ہو گئے ہیں تقریباً جن علاقوں میں میں جا چکا ہوں ضلع خضدار کے۔جن میں آپ کا آڑنجی ہے سارونہ، شاہ نورانی اور وڈھ کے کچھ علاقے گریشہ اور کرخ ہے، آپ یقین کریں جناب اسپیکر! 80% لوگوں کے مکانات گر گئے ہیں 20% بچے ہیں وہ بھی رہنے کے قابل نہیں ہیں۔تو ایسی صورتحال میں خاص کر ابھی بھی اس وقت بہت سارے علاقے جن میں سارونہ، شاہ نورانی، آڑنجی کے بہت سارے علاقے مین روڈ سے یا اپنے جو تحصیل ہیڈ کوارٹر سے ابھی تک ان کا تعلق بحال نہیں ہو سکا ہے روڈ بند ہے کچی روڈ ہیں کوئی مشینری ہے نہیں ان سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔تو جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ نام کی کوئی چیز نہیں تو کم از کم جو بچا کھچا سسٹم ہے جو مشینری ہے اتنے وقت سے ابھی تک ان کو وہ لاشیں نہیں ملی ہیں۔جو روڈ بند ہو چکی ہے وہاں راشن نہیں جا سکتا تو کم از کم وہاں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کی آبادیاں ہیں۔تو فوری طور پر مشینری بھیج کر ان علاقوں کو وہاں کی جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے ان سے منسلک کرنا چاہیے اس کے بعد تقریباً لوگوں کے گھر جو اُجڑ چکے ہیں ان کو ٹینٹ مہیا کرنا چاہیے کہیں پچاس ٹینٹ کی ضرورت ہے کہیں چار ٹینٹ پہنچے ہیں مطلب ایک پی ڈی ایم اے نے جتنا بھی کام کیا ہے بڑے چھوٹے پیمانے پر۔شاید وسائل کی کمی کی وجہ سے ہو تو صوبے کو وزیر اعلیٰ کو دل کھول کر اپنے لوگوں کی مدد کرنی چاہیے تمام لوگوں کو ٹینٹ مہیا کرنا چاہیے راشن مہیا کرنا چاہیے اور جو، روڈ اس وقت بند ہیں وہ اپنے ضلع

ہیڈکوارٹر یا تحصیل ہیڈکوارٹر سے منسلک نہیں ہیں رابطہ نہیں ہوسکتا ان کو بحال کرنا چاہیے اور وہاں راشن فوری طور پر پہنچانا چاہیے۔ لائیواسٹاک کا بڑے پیمانے پر۔ آپ کے بلوچستان کا بہت بڑا ہاتھ ہے لائیواسٹاک میں پورے ملک میں۔ پورے ملک کو سپلائی کرتا ہے لیکن اس وقت آپ کا لائیواسٹاک سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ انکی بحالی کے لیے ان کی مدد کرنی چاہیے اور خاص کر ابھی ان علاقوں میں جب بارش رُک چکی ہے وہاں ہیضے کی، ڈائریا کی مختلف شکل میں اس کے diseases بھی عام ہو چکے ہیں تو اس کے لیے فوری طور پر ڈاکٹروں کی ٹیم تشکیل دینی چاہیے چاہے ضلع خضدار ہو ضلع لسبیلہ ہو اور دیگر بلوچستان کے وہ علاقے جہاں نقصانات ہوئے ہیں وہاں میڈیکل ٹیمیں بھیجنی چاہئیں میں سمجھتا ہوں اس وقت بحیثیت صوبائی اسمبلی کے ممبر صوبائی ہماری صوبائی حکومت ہو یا وفاقی حکومت، وہ اپنے لوگوں کو ریلیف دینے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔ تو فوری طور پر اپنے لوگوں کو ریلیف دینا چاہیے اس بحران سے اس مصیبت سے اس دکھ اور درد کی گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے تا کہ لوگوں کو ریلیف مل سکے۔ اس میں چھوٹے بچے عورتیں سب بیماروں میں شمار ہیں اور ان کا جتنا بچا کھچا تھا جو ندیوں کے کنارے جو زمینیں آباد کرتے تھے فصلیں اگاتے تھے۔ وہ سارے کا سارا پانی بہا کر لے گیا ہے۔ تو اس کی بحالی بھی فوری طور پر ہونی چاہیے۔ یہاں ہمارے معزز منسٹر ایگریکلچر صاحب بیٹھے ہیں اور ہمارے وزیر صحت صاحب بھی بیٹھے ہیں جن کی ذمہ داری بنتی ہے فوری طور پر ایکشن لینا چاہیے عمل درآمد کرانا چاہیے تا کہ زندگی اپنی لائن پر آسکے معمول کی زندگی بحال ہو سکے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ اکبر بلوچ صاحب۔ جی اسد بلوچ صاحب!۔

میر اسد اللہ بلوچ (وزیر برائے زراعت): جناب اسپیکر! ہمارے دوست اکبر جان نے صحیح بات کی۔ اِس سلسلے میں جو بلوچستان میں تباہ کاریاں ہوئی ہیں، طوفان آئے ہیں قدرتی آفات اللہ تعالیٰ کی جانب سے آتی ہیں۔ ہم اللہ تعالی کی رحمت کے طلبگار ہیں لیکن کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے ہمارے اعمال کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہیاں آتی ہیں۔ اِس وقت میں سمجھتا ہوں کہ پورے بلوچستان، کوئی ایک ضلع بھی نہیں بچا ہے East, West, North, South تمام بلوچستان مین نقصانات ہوئے ہیں۔ کاٹن کی فصلات تباہ ہوئی ہیں، پیاز کی فصل تباہ ہوئی ہے اناج اور انار اور انگور کی فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ ہماری بارانی زمینیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی ہیں ہمارا کیمونیکیشن سسٹم، لائیواسٹاک مجموعی طور پر سارے تباہ ہوئے ہیں۔ میں اپنے ڈسٹرکٹ میں پرسوں رات کو آگیا تھا۔ وہاں ہماری ایک کھجور کی فصل ہے باقی مکران کا میں نہیں کہہ رہا ہوں صرف پنجگور کے موزاوتی کی فصل کے ایک ارب سے زیادہ نقصانات ہوئے ہیں، باقی چیزوں کو تو آپ چھوڑیں۔ چاردیواریاں، گھر، بندات سارے

تباہ ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں humble request ہے پوری اسمبلی سے جتنے بھی ہمارے ساتھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے بجٹ میں گنجائش کتنی ہے ہمیں پتہ ہے اس وقت سارے ٹریژری میں ہیں اکھٹے ہیں، سب کو پتہ ہے دو چار اسکیمیں ہر دوستوں نے اپنے علاقوں میں دیئے ہیں، اِس پوزیشن پر وہ نہیں ہیں کہ اپنی اسکیمیں کاٹ کر کے وہ یہاں لگائیں۔ میرے خیال میں ریاست کی وفاق کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں جب آفت آتی ہے، earthquake آتا ہے، وبا آتی ہے، ریاست کا ایک رشتہ ہوتا ہے اکائیوں صوبوں کے ساتھ۔ اِس وقت اس رشتے کا ایک امتحان ہے۔ اس سلسلے میں میں تفصیل میں نہیں جاتا۔ میں نے قرارداد پورے بلوچستان صوبے کے حوالے سے جمع کی ہے ایک ضلع کی نہیں ہے بلکہ 32 اضلاع 7 ڈویژن کی تفصیل سے میں نے لکھی ہے کہ ہمارے لوگوں کے loan قرضے بھی معاف کئے جائیں ڈونرز دیئے جائیں۔ اس کو میرے خیال میں 15 کو ہم رکھ رہے ہیں سارے دوستوں سے میری ہمدردانہ اپیل ہے ہم مل کر اس پر بول لیں اور جامع پالیسی کے تحت مرکز سے کچھ لے کر آئیں یہی بہتر ہوگا میرے خیال میں۔ شکریہ

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔جی نصر اللہ زیرے بات کرلیں پھر اس کے بعد آپ اور میڈم بات کرلیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ایک تو اسمبلی کے سامنے گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے بہت زیادہ جو اساتذہ کرام نے دھرنا دیا ہے اُنکی تادم مرگ بھوک ہڑتال جاری ہے۔ آج ساتواں یا آٹھواں دن ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! آپ کو یاد ہے پچھلے اجلاس میں اسی پر بات ہوئی تھی منسٹر صاحب نے on the floor یقین دہانی کرائی تھی۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: ابھی آئے ہیں اسمبلی کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں اپنے مطالبات کے حق میں تو منسٹر صاحب اگر مناسب سمجھیں کیوں کہ اساتذہ ہیں آج ساتھواں دن ہے تادم مرگ بھوک ہڑتال کا آٹھ اساتذہ کرام ہیں تو یقیناً اُن کی حالت خراب ہوسکتی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! سیکرٹری لاء میرے خیال میں ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں تو اُن کو مَیں نے آج سمجھایا ہے کہ جب سیکرٹری لاء آئیں گے تو آپ کے معاملے پر غور کریں گے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: تو ابھی ایسا ہے کہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اور کمیونٹی ٹیچرز والے تو ابھی میر صاحب بتا دیں گے وہ منسٹر ایجوکیشن ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: دوسرا جناب اسپیکر! جس طرح حالات منسٹر صاحب نے بیان کیئے یقیناً اُس دن بھی ہوا ہے کہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان کو بالکل گورنر ہاؤس کے پیچھے پولیس نے گولی مار کر شہید کیا ہے یقیناً ایک

MSc کا طالبعلم والدین نے کتنا خرچ کیا ہوگا اُس پر نوجوان talented اُسکا اس طرح شہادت کا واقعہ یقیناً یہ نا قابل برداشت ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر! مستونگ میں کرسچن کمیونٹی کی کالونی میں جا کر کے وہاں دہشتگردوں نے openly firing کر دی جس میں چار معصوم بچے اور ایک مرد وہاں زخمی ہوا۔ تو واقعات، کل پرسوں پشتون آباد میں دونوں جوانوں کو دو بھائی تھے علی محمد اور حافظ نجیب اللہ، اُن کی شہادت کا واقعہ ہوا۔ روز واقعات ہوتے رہتے ہیں چمن سے جب آپ کوئٹہ تک آتے ہیں پانچ چھ جگہ نجی چیک پوسٹیں ہیں وہاں لوگوں سے زبردستی گاڑی والوں سے بھتہ وصول کیا جاتا ہے۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ مَیں جا کر کے یار و پر کھڑا ہو جاؤں کہ آپ ہر گاڑی سے پانچ پانچ، دس دس ہزار روپے بھتہ وصول کروں؟ کیا کسی ملک میں ایسا ہوسکتا ہے آپ دیکھیں کہ جھتے کے جھتے مسلح پھر رہے ہوتے ہیں اور کسی کے پاس ابھی ہم یہاں ایم پی اے بیٹھے ہیں اس ایم پی اے کے پاس ہمارے پاس آفیشلی ایک بھی گن مین نہیں ہے ہم بغیر گن مین کے گھوم رہے ہیں ہم عوام کے نمائندے ہیں لیکن جو لوگ درجنوں اُن کے پاس مسلح لوگ ہوتے ہیں، ہم بھی اُنہیں دیکھتے ہیں پولیس بھی دیکھتی ہے کمشنر صاحب بھی دیکھتے ہیں سیکرٹری لاء بھی دیکھتا ہے نہ اُن کے خلاف کارروائی ہوتی ہے تمام ڈسٹرکٹس میں یہ حال ہے جب چیک پوسٹ پر آتے ہیں وہ لوگ پتہ نہیں کون سا کارڈ دکھا کر کے چلے جاتے ہیں۔ ہم ایم پی اے کے پاس سب سے مقدس ایوان ہے، یہ ممبران سب سے زیادہ مقدس ہوتے ہیں اِن سے زیادہ کوئی ہو نہیں سکتا۔ مَیں صرف پشین کی آپ کو بات بتاؤں پشین ڈسٹرکٹ میں مَیں نے سنا ہے شاید تصدیق کریں میرے ایم پی اے صاحب۔ پتہ نہیں سو یا اُس سے زیادہ لیویز اہلکار عام لوگوں کے ساتھ بحیثیت گارڈ کام کر رہے ہیں۔ اور پشین کا جو سب سے معتبر گھرانہ سمجھا جاتا ہے باپ دادا سے، سردار مصطفیٰ خان ترین، اُنکی فیملی کے پاس آج اُنکا جو سردار ہے سردار قذافی ترین ہے یا سردار امجد خان ترین ہے اُن کے پاس ایک لیویز والا بھی نہیں ہے۔ یہ سو بندے کس کے پاس کس کس کے ساتھ ڈیوٹی دے رہے ہیں یہ کون لوگ ہیں؟ خدارا اس ریاست کو آپ کس طرف لیجا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! آپ نے پانچ چھ معاملات کو جو الگ الگ تھے mix کر دیا ہے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں مَیں آپ کو بتاؤں کہ ابھی یہ کرسچن کمیونٹی پر حملہ ہوا ہے۔ کیا یہ مستونگ انتظامیہ یہ رپورٹ پیش کرے آج کہ کس طرح یہ کرسچن کمیونٹی پر حملہ ہوا ہے۔ یہ جو واقعات دن رات ہو رہے ہیں یہ جو مسلح جھتے ہیں انکے خلاف کارروائی کون کرے گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: Law and order situation پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے

زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: law and order situation کی یہی تو بات ہے کہ ہم غیر محفوظ ہیں۔لیکن جو لوگ جو کسی کے پے رول پر ہیں کسی کے پاس کسی کا کارڈ ہے۔اُن کے پاس درجن بھر مسلح لوگ ہوتے ہیں اُن کو پوچھنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔آپ مہربانی کریں پر آپ رولنگ دے دیں رپورٹ منگوالیں تمام ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے منگوالیں چیف سیکرٹری کے، کہ کس کس بندے کو کتنے کتنے لیویز والے دیئے ہوئے ہیں یہ لیویز والے کس کے ساتھ ڈیوٹی دے رہے ہیں کم از کم آپ یہ رپورٹ منگوالیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! وزیر داخلہ صاحب آئیں گے وہ اس پر اپنا موقف دیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اور دوسرا یہ ہے کہ جو باہر احتجاج ہو رہا ہے وزیر تعلیم صاحب آپ کا ڈیپارٹمنٹ ہے آپ جا کر کے اُن سے بات کریں۔ ہزاروں اساتذہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ آپ کا فرض بن رہا ہے as a Custodian، آپ جا کر کے اُن سے بات کریں اور اُنہیں مطمئن کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی منسٹر صاحب! یہی ایک معاملہ تو مجھے پتہ ہے پرسوں اس پر بات ہوئی تھی۔یہ کمیونٹی ٹیچرز والوں کا کام کہاں تک پہنچا ہے۔

میر نصیب اللہ مری (وزیر برائے تعلیم): سر! ہم نے تو اُس دن بھی کہا تھا کہ وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہوا ہے وہ ٹیچروں کا۔سیکرٹری لاء ادھر نہیں ہے۔اُس پر میٹنگ ہوگی، تو اُس میں سیکرٹری لاء بھی ہیں، سیکرٹری ایجوکیشن ہے، سیکرٹری فنانس ہے اور سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی، سب سیکرٹریوں کی ایک میٹنگ ہوگی، اُس میں جب پاس ہوگا۔آج بھی میرے پاس آئے تھے تو مَیں نے اُن سے یہی کہا ہے، تو انہوں نے کہا کہ آپ نوٹیفکیشن کردیں مَیں نے کہا کہ اس طرح نوٹیفکیشن نہیں ہوتا ہے۔ایک چیز جائیگی لاء کے پاس، لاء سے جب ہو کے آئیگی پھر اس کا نوٹیفکیشن ہوگا۔دوسرا سر! کمیونٹی ٹیچرز کا basically ہمارے ساتھ ہے نہیں یہ گورنر صاحب کے پاس ہیں۔ان کے تمام اختیارات گورنر صاحب کے پاس ہیں۔ان کا تمام اختیار پچھلی دفعہ ان کی تنخواہ کا جو ایشو تھا مَیں نے ذاتی طور پر حل کیا ہے لیکن یہ ہمارے پاس نہیں ہے۔ان کے ابھی تک رولز ہی نہیں بنائے ہیں۔تو وہ گورنر صاحب کے اختیار میں ہے۔ابھی تک ہمارے پاس آیا نہیں ہے، اسلئے ان کے کوئی 15 سو ٹیچرز ہیں۔ وہاں ان کا ڈائریکٹر بیٹھا ہوا ہے گورنر ہاؤس میں، وہ تنخواہیں وغیرہ سارے اُدھر سے ہوتے ہیں، ہمارے under فی الحال نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے۔جی اصغر خان ترین صاحب۔ویسے ملازمین اور عوام بھی۔

زیرے صاحب! یہ چاہئے کہ تھوڑا بہت خیال رکھیں ملکی حالات جو چل رہے ہیں معیشت کے حوالے سے، سیلاب کے حوالے سے، کورونا کے حوالے سے، جہاں بحیثیت اسپیکر میں دیکھتا ہوں کہ ہماری بیوروکریسی کی کوتاہی ہے یا وزراء کی، تو اس پر ہم پورا ایکشن لیتے ہیں۔ مگر کچھ ایسے معاملات ہوتے ہیں جو وزراء کے اختیارات سے ان کے یہ لوگ بھی نہیں کر سکتے ہیں تو پھر ان میں عوام کو بھی چاہیے کہ تھوڑا گورنمنٹ کا خیال رکھیں اور گورنمنٹ کے لوگوں کا، خاص کر ملازمین تھوڑا تعاون کریں۔ جی ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ۔ جناب اسپیکر صاحب میں حالیہ بارشوں پر مختصر بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر! بلوچستان میں بہت بڑی خشک سالی کی ایک لہر دوڑی ہے۔ اُس کے بعد اللہ کے فضل سے اِس مون سون کے موسم میں بارشیں ہوئی ہیں اور کبھی کبھار رحمت کے ساتھ زحمت کو بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اِن بارشوں کی وجہ سے یا یہ جو طغیانی آئی ہے یا یہ جو بارشیں ہوئی ہیں یقین جانیں اس سے بہت بڑی تباہی ہوئی ہے۔ میں مختصر دو باتیں کرونگا۔ جناب اسپیکر! ان بارشوں میں یقین جانیئے کہ گاؤں کے گاؤں پانی بہا کے لے گیا ہمارے حلقے میں جناب اسپیکر صاحب! یہ گاؤں ہے حمید آباد کے نام سے۔ آپ یقین کریں وہاں گھروں کی کوئی گنجائش ہی نہیں کوئی گھر نہیں بچا سارے منہدم ہو گئے۔ اور جناب اسپیکر! فصلوں کی تباہی اس سال جس فصل سے کسان نے معاوضہ لینا تھا وہ اس سال وہ نہیں لے سکتے۔ آپ کے باغات سارے سیلاب بہا کر کے لے گئے۔ آپ کے انگور کے باغات اور کھیتی باڑی جتنی بھی تھی وہ سارے پانی بہا کر لے گیا۔ جناب اسپیکر صاحب! یقین جانیئے اتنے نقصانات ہوئے ہیں جن کا ازالہ بڑا مشکل ہے۔ لیکن جناب اسپیکر! کچھ ریاست کی بھی ذمہ واری ہے کچھ حکومت کی بھی ذمہ واری ہے۔ اب جناب اسپیکر! جو لوگ بے گھر ہوئے ہیں یا جو لوگ ٹینٹوں میں رہائش پذیر ہیں یہ کب تک ٹینٹ میں رہیں گے۔ آپ اس گرمی میں ایک دن بھی ٹینٹ میں نہیں رہ سکتے آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ کتنا مشکل ہے اور بالخصوص جب آپ کے پاس بوڑھے ماں باپ ہوں، یا مریض ہوں آپ کے ساتھ کینسر کا مریض ہو۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمارے حلقے میں ایسے گاؤں ہیں جہاں دو کینسر کے مریض تھے اور اُن کا گھر بالکل تباہ ہو چکا ہے اور وہ ٹینٹ میں ہیں کہتے ہیں کہ ہم کدھر جائیں۔ اور اُن کی جو families ہیں اُن کو باقاعدہ اپنے رشتہ داروں کو شفٹ کر دیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر! کہنے کو مختصر یہ ہے کہ حکومت سے ہماری ریکویسٹ ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے اور جو جو جن جن کے گھر تباہ ہوئے ہیں مکانات تباہ ہوئے ہیں اُن کو 15 سے 20 دن کے اندر یا کم سے کم ایک مہینے کے اندر اُن کو معاوضہ دیا جائے، اُن کو رقم دی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر شروع کریں اور جناب اسپیکر صاحب! آپ کو پتہ ہے

کہ پشین ایک وہ ضلع ہے جس کا تعلق زراعت سے وابستہ ہے، یقین جانیئے ہمارے باغات تباہ ہوگئے ہیں۔ ہمارے سیب، انگور، انار، فصل سب بہہ گئے پانی میں۔اس کے لئے سروے بھی ہو چکا ہے، ڈپٹی کمشنر کی نگرانی میں جناب اسپیکر! میری صرف یہ request ہے کہ اُن کو معاوضہ دیا جائے۔ظاہر بات ہے یہ جو کھیتی باڑی لوگ کرتے ہیں کوئی ٹرانسفارمر اُدھار لیکر آتا ہے کوئی سمر سیبل اُدھار لیکر آتا ہے۔کوئی کیبل اُدھار لیکر آتا ہے، کوئی جو اسپرے لگاتے ہیں اس میں ڈالتے ہیں فصلوں پر یہ اُدھار لیکر۔ یہ سارا اُدھار پر کھاتہ چلتا ہے ادھر سے فصل بیچ دی اُدھر اُدھار اُتار دیا۔یقین جانیں کسان بڑا پریشان ہے اور بہت سخت ذہنی اذیت کا شکار ہے۔اس میں تمام معزز اراکین ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں تمام دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔وزراء صاحبان بیٹھے ہیں۔ request یہ ہے کہ ہم اُس زخم پر اُس وقت مرہم لگائیں جب ضرورت ہو۔اُس ٹائم ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔جب ایک زخم جب بدن میں پھیل جائے پھر اُس کو پٹی لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔تو جناب اسپیکر! جو تباہ کاری ہوئی ہے جو گھر تباہ ہوئے ہیں جو گھر پانی میں بہہ گئے جو فصلیں تباہ ہوگئی ہے میری یہ درخواست ہے پورے ایوان سے کہ ایک کمیٹی قائم کی جائے، حکومت کو چاہیے کہ وفاق سے رجوع کریں اور باقاعدہ ایک پیکیج کا ایک مہینے کے اندر اعلان کریں۔اور جناب اسپیکر صاحب! وزیراعظم پاکستان کا دورہ ہوا۔ بڑا خوش آئند تھا۔لیکن جناب اسپیکر صاحب! افسوس اس بات کی ہے کہ جو حلقے آفت زدہ قرار تھے اُن کو چاہیے تھا کہ تمام اضلاع کا دورہ کرتے جو آفت زدہ تھے۔اب تین اضلاع کا دورہ کرنے سے یقین جانیئے ہمیں اپنے حلقے کے لوگوں نے گلہ کیا ہے کہ پشین آفت زدہ قرار ہوا ہے، اُس میں 8 یا 9 شہید ہوئے ہیں لیکن وزیراعظم صاحب نہیں آئے تو ایک سوالیہ نشان تھا۔تو جناب اسپیکر صاحب! حکومت بلوچستان سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جب بھی وفاق سے کوئی بندہ آتا ہے بلوچستان میں اُن علاقوں کا بھی دورہ کرایا جائے جو اُس کے مستحق ہیں تاکہ اُن زخموں پر جو لوگ زخمی ہو چکے ہیں اُن کے زخم پر مرہم لگایا جا سکے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: یہ مشورہ آپ وفاقی وزیر صاحب کو دیتے وہ اُن کے ساتھ تھے کہ ہمارے ضلع کا بھی دورہ کرتے وزیراعظم صاحب۔جی میڈم شکیلہ نوید صاحبہ۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: thank you so much جناب اسپیکر۔جناب اسپیکر! سب سے پہلے جو اہم پوائنٹ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اِس اسمبلی میں اور ہمارے ریڈ زون میں ہماری مائیں، بہنیں اور بچے گزشتہ 20 دنوں سے وہیں پر خیمیں لگا کے بیٹھے ہیں۔ہم یہاں سیلاب کی باتیں کر رہے ہیں، تیز بارشوں کی بھی باتیں کر رہے ہیں، اور مَیں خود visit کر کے آئی ہوں جن کی تباہیاں اُس پر بات کرونگی لیکن یہ جو بیس دن سے

ہماری مائیں، بہنیں بیٹھی ہوئی ہیں کم از کم جوڈیشل انکوائری کے لئے بھی بول دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کو پولیٹکل پارٹیز کی پشت پناہی ہے۔ وہ کچھ نہیں مانگ رہی ہیں وہ صرف اپنی لا پتہ افراد کا اگر پوچھنا چاہ رہی ہیں یہ وہ یہ انشور کرنا چاہ رہی ہیں کہ دوبارہ fake encounter میں اُس دن کی طرح اُن کے بچے نہیں مارے جائیں گے۔ تولہذا اس ایوان سے آپ ایک کمیٹی تشکیل دے سکتے ہیں جناب اسپیکر! اُن کے پاس بھیجوا سکتے ہیں ،اُن کے صرف دو یا تین مطالبات ہیں اس سے زیادہ نہیں ہیں وہ ریڈ زون میں آج 20 یا 21 دن ہے وہ بیٹھی ہوئی ہیں تو آپ رولنگ بھی دے سکتے ہیں آپ کو اختیار ہے کہ صرف اُن کے ساتھ جا کے بات چیت کریں اور عزت سے کم از کم بلوچستان کی ان روایات کو ہم پامال نہ کریں کہ ہم ایک بلوچستان کی ہماری جو روایات ہیں کہ مائیں بہنیں روڈوں پر اس طرح بیٹھی ہوں وہ بھی بیس اکیس دنوں سے تو آپ کمیٹی تشکیل دے سکتے ہیں اور اس پر اُن سے بات ہو جائے تو وہ انشاء اللہ چلی جائیں گی وہاں سے۔ اس کے علاوہ دوسرا ایک اہم پوائنٹ مَیں سیلاب پر یا جو اُس کی تباہ کاریاں ہیں اُس پر بعد میں آؤنگی۔ کوئٹہ کے پرائیویٹ ہسپتال میں دو واقعات ہمارے سامنے آئے ہیں۔ ایک یعنی آپ کے سامنے دو ویڈیوز آپ نے دیکھی ہوں گی جناب اسپیکر اس کو kindly آپ دیکھ لیں وہ بچی چیخ رہی ہے آپ ویڈیو دیکھ لیں کہ اگر اس کو کسی نے harass کیا ہے تو کم از کم اس کو اس وقت ہمیں protection دینی چاہیے یہ بلوچستان کی روایات میں نہیں ہے کہ اگر ہم آج اس پر آواز نہیں اٹھائیں گے بات نہیں کریں گے کل کے دن یہ عام سی بات ہو جائے گی پھر اسکے بعد نہ ہماری بچیاں سکول جاسکیں گی نہ ابھی ہم علاج کروانے جاسکتے ہیں صرف اسی خوف کی وجہ سے کہ کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ رونما ہوسکتا ہے اس پر بھی kindly آپ look after کریں سیلاب کے اوپر جناب اسپیکر ضرور بات کریں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیلاب کے حوالے سے پندرہ تاریخ کو قرارداد ہے۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: سر! میں صرف دو پوائنٹس اپنے اس پر raise کرنا چاہوں گی اس سے زیادہ نہیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اس پر آپ پھر تفصیلی بات کرلیں وہ میرے خیال سے زیادہ بہتر رہے گا۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: میں اس پر صرف دو باتیں کرنا چاہوں گی میں نے کیونکہ پورے دس دن سے میں جعفر آباد، نصیر آباد، اسکے علاوہ صحبت پور، سبی، بولان ان تمام ایریاز کا میں visit کر کے آئی ہوں جہاں تک بھائیوں نے کہا کہ مالی اور نقصانات معاشی نقصانات وہ انہوں نے اٹھا لیئے لیکن ہمارے ریلیف کا کام نہایت سست روی کا ہے جناب اسپیکر! سبی کے ایک علاقے میں جہاں چالیس گھر گرے ہیں ڈپٹی کمشنر نے دو سے تین ٹینٹ لا کے دیئے ہیں اور وہاں پر لوگ ویسے بیٹھے ہوئے ہیں بیماریاں وہاں پھیل رہی ہیں پانی وہاں پر کھڑا ہے

یعنی وہاں کے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریٹر ابھی ایم پی اے صاحب بیٹھے ہیں میں ان کو ذرا detail بتاؤں گی کہ ہمارے کوئی ڈی سی صاحب ملتان سے ابھی ٹرانسفر ہو کر آئے ہیں ان کا مزاج میرا خیال بلوچستان والا نہیں ہے اور وہ ملے بھی نہیں لیکن انہوں نے ریلیف کا کام نہیں دیا ہم مان لیتے ہیں کہ پاکستان اس وقت بہت زیادہ معاشی اس میں ہم جا رہے ہیں ہمارے پاس ریسورسز نہیں ہیں کم ازکم جو بلوچستان سے ہٹ کے پاکستان سے ہٹ کے ہائی این جی اوز ہیں ان کو بلوچستان میں کام کرنے کیوں نہیں دیا رہا ہے۔ جناب اسپیکر آپ کی ہائی این جی اوز ہیں ان کو این او سی کیوں اسلام آباد نہیں دیتا کہ فیڈرل لیول سے کہ آپ جائیں بلوچستان میں آپ کام کریں۔ کیا بلوچستان اتنا ریڈ زون سب کے لئے بن گیا ہے باقی تمام صوبوں میں کام کر سکتے ہیں صرف بلوچستان میں نہیں آسکتے ہیں؟ آپ کا یو این ایچ سی ایچ آر، یونیسیف آپ کا یونیسکو یہ تمام انٹرنیشنل آرگنائزیشن، ورلڈ بینک آپ کے ریلیف کے کام کر سکتے ہیں تمام ڈسٹرکٹ میں تو لہذا آپ فیڈرل کو ایک لیٹر لکھ دیں اگر وہ خود این ڈی ایم اے کے تھرو کچھ نہیں کر سکتے atleast ان آرگنائزیشنز کو allow کریں تا کہ وہ آئیں اور بلوچستان میں سیلاب زدگان اور اور بارشوں سے جو نقصانات ہوئے ہیں ان کا ازالہ کریں اور اس پر بالکل آپ ایک لیٹر لکھ کے آج کے آج ہی آپ وفاق کو بھجوا سکتے ہیں thank you جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جہاں تک میڈم این جی اوز کی بات ہے ابھی میری اسلام آباد میں ایک جگہ نشست ہوئی تھی تو وہ بتا رہے تھے کہ ہم بلوچستان کے ہر اضلاع میں سکول بنانے کے لئے فنڈز آئے ہوئے ہیں اور ہم لوگوں نے کئی دفعہ جو ہے بلوچستان گورنمنٹ کو لکھا ہوا ہے مگر بلوچستان گورنمنٹ کی طرف سے جو ہے ہمیں ایک بھی لیٹر کا جواب نہیں ملتا تو آپ لوگ کیوں جو ہے اپنے صوبے کے ساتھ جو ہے مخلص نہیں وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے پی اینڈ ڈی کو لیٹرز بھیجے ہوئے تو ابھی دو تین پہلے میں اسلام آباد سے آیا ہوں تو ہمارے جو سیکریٹری ہیں اس کو میں بلاؤں گا اور اس سے میں پوچھوں گا کہ یہ کیوں آپ جواب نہیں دیتے ہیں جو این جی اوز سیکٹرز کام کرنا چاہتی ہیں۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر!

جناب قائم مقام اسپیکر: جی جی بات کریں۔

میر یونس عزیز زہری: میں بلوچستان کی تباہ کاریوں پر بات کروں گا زیادہ بات نہیں کروں گا صرف میرے دو پوائنٹس ہیں جو میں بار بار دہرا رہا ہوں ایک تو ہمارے منسٹر پی ایچ ای صاحب متوجہ اگر ہوں گے تو میں بتا دوں گا۔ انکی مصروفیات جناب اسپیکر ختم کر لیں۔ جناب منسٹر پی ایچ ای صاحب! مَیں نے پہلے بھی دو مرتبہ

بات کی تھی کہ ہمارے ہاں آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے تھرو جو سولرسسٹم کے واٹرسپلائی ہیں 93 واٹرسپلائی ہیں جن لگ بھگ کوئی پچاس کروڑ کے قریب پیسے بنتے ہیں وہ آپ کے XEN نے ایک مفرور ٹھیکیدار کو دے دیا ہے اور آج تک وہ واٹرسپلائی اسکیمیں ویسی کے ویسی پڑیں ہیں تو منسٹر صاحب نے پہلے بھی کہا تھا کہ جی میں اس پر میں انکوائری کروں گا اس پر کوئی رزلٹ نکالوں گا۔اور ہمیں انکوائری سے کوئی کام نہیں ہے ہمیں اپنے کام سے کام ہے یا آپ اپنی جیب سے لگادیں یا اپنے ڈیپارٹمنٹ کو پابند کرلیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ منسٹر صاحب کے پاس گئے تفصیلات لیکر۔

میر یونس عزیز زہری: جی سر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: منسٹر صاحب کے پاس آپ گئے تفصیلات لیکر۔

میر یونس عزیز زہری: پوری تفصیلات میں نے اس کو دے دیں سر منسٹر صاحب کے پاس سب کچھ ہے تو اس پر کوئی عملدرآمد ابھی تک نہیں ہوا ہے یا ان مجرموں کو جو ایکسئین ہے یا دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہیں ان سے پیسے نکال دیں یا منسٹر صاحب اپنی ڈیپارٹمنٹ سے نکال دیں جہاں سے بھی کرتے ہیں ہماری اسکیمیں مکمل کریں باقی ہمیں کوئی اس سے دعویٰ نہیں دوسری بات جناب اسپیکر صاحب میں بار بار دہراتا ہوں میں نے کہا تھا کہ میں ہر اجلاس میں دہراؤں گا وہ منسٹر ایجوکیشن صاحب سے متعلق ہے تو میں ایک بار پھر ان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور بلوچستان کے عوام کو بھی کہ ہمارے تین سکولز اور بند ہوگئے یہ ہمارے ہوگئے 171 سکولز جو بند ہیں تو اس پر میں تمام دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں منسٹر ایجوکیشن صاحب اور اپنے وزیراعلیٰ کو بھی مبارکباد دوں گا کہ ہمارے سکولز بند ہوتے جارہے ہیں یہ ہمارے لئے خوش قسمتی کی بات ہے اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہورہا ہے کیونکہ یہ چوتھا پانچواں مہینہ ہے میں اس پر بات کررہا ہوں تو آگے بھی میں بات کروں گا تین اسکولوں کا اور مبارکبادی آپ کو بھی مبارک ہو۔شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ یونس عزیز زہری صاحب۔سید احسان شاہ صاحب! یہ ہسپتال میں جو واقعات ہوئے ہیں اس پر بلوچستان گورنمنٹ نے کیا اقدام کیا ہے میڈم نے ابھی point raise کیا اور اس سے متعلق پرسنل بھی لوگوں کے messages آرہے کہ اسمبلی کے through یا گورنمنٹ نے کیا اِس پر کوئی اقدام کیا ہے؟

سیّد احسان شاہ (وزیرصحت): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔یہ واقعی جو میڈم شکیلہ صاحبہ نے فلور پر یہ points-raise کیے وہ قابل مذمت ہیں اور انتہائی ناشائستہ چیزیں دیکھنے میں آئی ہیں۔تو یہ پچھلے دو تین دنوں

میں چھٹیاں تھیں جناب، میں انشاءاللہ تعالیٰ رپورٹ لیکر اس فلور پر اگلے اجلاس میں جب بھی اجلاس ہوگا میں آپ کی خدمت میں اور ایوان کی خدمت میں پیش کروں گا انشاءاللہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بالکل شاہ صاحب! اِس پر آپ مہربانی کر کے خود چیک کریں سب کچھ اس میں۔ زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ اور میڈم اگر دھرنے والوں کے پاس چلے جائیں یا کوئی اگر اور ممبر بھی آپ کے ساتھ چلا جائے تو بہتر ہوگا۔ جو بیٹھے ہوئے سی ایم سیکریٹریٹ کے سامنے روڈ پر۔ ایک زمرک خان اچکزئی ہو جائے گا، ایک بلیدی صاحب آپ جائیں گے انکے ساتھ جی کون جائے گا جی ریڈ زون۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر صاحب! یہ میڈم صاحبہ نے جو point raise کیا تھا اِس حوالے سے ڈاکٹر حضرات نے پریس کانفرنس بھی کی ہے۔ یہ ویڈیو برازیل کی ویڈیو ہے جو بارہ جولائی کو یہ وائرل ہوئی تھی۔ اور UTube پر بھی یہ موجود ہے۔ تمام اس ویڈیو کو کچھ منفی عناصر نے اٹھا کر کے برازیل کی ویڈیو کو اٹھا کر کے یہاں ایک ہسپتال سے جوڑ دیا جو یقیناً ایک شرمناک عمل ہے۔ ہمارے ڈاکٹرز کو، ہمارے ہسپتال کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔ اور یہ پوری ویڈیو اور پورا اس کا وہ UTube پر موجود ہے۔ کل پرسوں ڈاکٹرز نے بھی، پورے ڈاکٹروں نے اِس حوالے سے پریس کانفرنس کی تھی کہ کچھ میڈیا، سوشل میڈیا ایکٹویسٹ نے یہ ویڈیو paste کر کے یہاں کسی ہسپتال سے لگائی تھی جو یقیناً جو ہے ایک شرمناک عمل ہے۔ ایسے سوشل ایکٹویسٹ کو اس طرح کام کرنا شرمناک کام کرنا میرے خیال سے زیب نہیں دیتا ہے کہ برازیل کے ملک کا ویڈیو لا کر کے یہاں لگانا یہ جو ہے ناں بہت ہی شرمناک عمل ہے جو ہمارے معاشرے کو بدنام کرنے کی کوشش ہے جو ہمارے ڈاکٹرز کو بدنام کرنے کی کوشش ہے ہمارے ہسپتال کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! وزیر صحت صاحب اچھا ہے اسکی تفصیلات دیکر جو ہے آن فلور ہم لوگوں کو بھی آگاہ کر دیں جس کے تھرو پورے بلوچستان کو پتہ چل جائیگا اللہ کرے ایسا ہی ہو جیسا کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ کہیں اور کی ہو۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وقفہ سوالات۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب میرے خیال سے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میں کھڑا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی۔ جی۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب 27 تاریخ کو جو واقعہ پیش ہوا ہے کیونکہ اُس جوان کا تعلق ہمارے حلقے

سے ہے، شمشاد کاکڑ جس کو جس طرح بہیمانہ انداز میں شہید کیا گیا ہے آج تک جو بھی اُس پر تحقیق کی ہے، اُس کا پورا خاندان ہم سمیت اس سے ہم مطمئن نہیں ہیں۔اس وقت بھی ہمارے colleagues نے ایک تجویز دی تھی کہ اس پر JIT تشکیل دی جائے تا کہ وہ صاف اور شفاف انداز میں اس کی تحقیق کر دیں۔اس نوجوان کی جو شہادت ہوئی ہے اُس کی پوری تحقیق ہونی چاہیئے لیکن آج تک نہ JIT تشکیل ہوئی ہے نہ اُس واقعہ کے متعلق آپ نے اُس خاندان کو مطمئن کیا ہے۔ لہٰذا میں چونکہ سینئر منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں نور محمد دُمڑ صاحب ،اُن کی خدمت میں آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اِس کو اتنا light نہ لیا جائے، یہ ہمارے نوجوانوں کا انتہائی بڑا نقصان ہوا ہے ایک نوجوان طالبعلم جس کا بہیمانہ انداز میں قتل ہوا ہے شہید کیا گیا ہے اِس میں JIT تشکیل دی جائے اور اُس کی رپورٹ سامنے لائی جائے کہ اُن کو کیوں شہید کیا گیا ہے جب تک JIT تشکیل نہ دی جائے اُس کی پوری مکمل رپورٹ نہ آجائے تو اِس کو ہم پھر گھوم کھاتے میں سمجھیں گے کہ اِس طرح کے ہمارے اور بھی نوجوان شہید ہوں گے۔لہذا اِس کو serious لیا جائے اور اِس میں JIT تشکیل دی جائے اور اِس کی پوری رپورٹ اسمبلی میں پیش ہونی چاہیے۔شکریہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: شکریہ۔ایکسائز اور لائیو اسٹاک دونوں کے منسٹر صاحبان نہیں آئے میرے خیال میں اِن کے سوالات کو defer کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جناب نصراللہ خان زیرے صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس۔

میر یونس عزیز زہری: جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک سال سے ہم دیکھ رہے ہیں کوئی ایک سال سے کوئی بھی منسٹر نے اپنا جواب نہیں دیا ہے۔آپ اپنا ریکارڈ چیک کرلیں میرے خیال میں 80% سوالات کے جوابات نہیں آتے یا اُن کے منسٹرز اُس دن میرے خیال میں نہیں آتے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ لوگ بیٹھ جائیں آپس میں فیصلہ کرلیں۔

میر یونس عزیز زہری: سوال اور جواب کا سسٹم آپ ختم کرلیں ہمارے وزراء بیٹھے ہیں اُن کو کیوں تکلیف دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اپوزیشن اور گورنمنٹ والے آپس میں بیٹھ کر یہ فیصلہ کرلیں۔

میر یونس عزیز زہری: کیوں اسمبلی کا ٹائم ضائع کرتے ہیں۔نہیں ہوتے بالکل جناب اسپیکر صاحب آپ چیک کرلیں میرے خیال میں 80% سوالات کے جوابات نہیں آتے یا اگر آجاتے ہیں تو منسٹر صاحب نہیں آتے ہیں۔تو فائدہ نہیں ہے میرے خیال میں کوئی ترامیم کرلیں مَیں دوستوں سے گزارش کروں گا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: نہیں آج تو سوالات کرنے والے بھی نہیں آئے ہیں۔سوالات جمع کرنے والے بھی آج نہیں آئے ہیں۔

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر صاحب! اُس میں میر یونس صاحب صحیح کہہ رہے ہیں اس میں ہمارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنی اسمبلی کا اپنا سیکرٹریٹ ہے اور آپ کا طریقہ کار ہے اور یہ آپ کے Rules of Business کا حصہ ہے۔اگر آپ منسٹرز کو پابند نہیں کرسکتے کہ آکر اسمبلی کو جواب دیں تو بہتر یہ کہ آپ ہی کوئی فیصلہ کرلیں کہ آیا جس طریقہ کار پر جس Rules of Business پر آپ عملدرامد نہیں کروا سکتے تو اُس پھر آپ اسمبلی میں بیٹھ کر اُس کو پھر آپ ختم ہی کردیں تو زیادہ بہتر ہے۔اِس میں ہمارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کے سیکرٹریٹ کی ذمہ داری ہے کہ یہ اِن لوگوں کو پابند کریں اور اِن سے جو ہے جواب لے کر اسمبلی کو مطمئن کیا جائے۔ Thank you sir

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر صاحب۔وزیر برائے محکمہ حیوانات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کراتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر مال مویشی بالخصوص بیل اور گائے میں کانگو وائرس اور lump skin disease بڑے پیمانے پر پھیلنے کی وجہ سے کوئٹہ کے کلی شیخان کے ایک ہی خاندان کے پانچ نوجوان متاثر ہوئے۔جن میں جوان سال عبدالرحمٰن بڑیچ، محمد اسماعیل، نصیر احمد، ستار محمد اور عجب خان شامل ہیں۔جن میں سے اب تک چار نوجوان جاں بحق ہو گئے ہیں۔جبکہ باقی آغا خان ہسپتال کراچی میں زندگی اور موت کی کشمش میں مبتلا ہیں۔حکومت نے جاں بحق افراد کے ورثاء کی دادرسی نیز کانگو وائرس اور lump skin disease کے خاتمے اور وائرس کی روک تھام کی بابت اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! اِس کے بھی منسٹر صاحب آج نہیں آئے تو۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر یہ ایک بہت بڑا issue ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بات سُنیں زیرے صاحب آپ کو کسی اور topic پر بات کرنے کا موقع دیتا ہوں۔میں اس پر جو ہے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سیکرٹری صاحب کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اِس پر 12 تاریخ کے اجلاس پر۔۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں ایک خاندان تباہ ہو گیا اُس کی فریاد تو اِس ہاؤس کے سامنے تو رکھ لوں۔

جناب اسپیکر! تین بھائی عبدالرحمٰن ولد حاجی عبدالواحد اس کی عمر 25 سال تھی یہ بے چارہ مر گیا دو یتیم بچے اور بیوہ۔محمد اسماعیل ولد حاجی عبدالواحد دوسرا بھائی ہے، اس کی عمر تقریباً 33 سال ہے یہ بے چارہ مر گیا اِس کے تین یتیم بچے اور ایک بیوہ۔تیسرا اِس کا بھائی محمد اسلم ولد حاجی عبدالواحد یہ تقریباً 29 سال اِس کی عمر ہے یہ بھی اِس کے دو یتیم بچے رہ گئے ایک بیوہ، اِس کا کزن ہے نصیر احمد ولد حاجی مولا داد، تو ایک گھر میں چار بیوائیں، دس یتیم بچے ایک گھر سے چار جنازے اُٹھائے گئے ۔ جناب اسپیکر! کیا لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ ہے یہاں پر پیڑی جو ہوتی ہے وہاں پر لائیو اسٹاک ڈاکٹر جاتا ہے وہاں چیک کیا جاتا ہے کہ کیا یہاں اِن بیل گائے یا بکری میں یا دُنبہ میں کون سی بیماریاں ہیں ۔تو اِس کی وجہ سے آج پورا ایک خاندان جو ہے وہ تباہ و برباد ہوا۔اب اُس گھر میں چار بیوائیں وہاں موجود ہیں۔اُس گھر میں دس بارہ یتیم بچے ہیں۔اب اِس کے پاس کوئی منسٹر وہاں نہیں گیا ہے فاتحہ کے لیے ۔کوئی کمشنر صاحب نہیں گئے چیف سیکرٹری صاحب نہیں گئے کوئی لائیو اسٹاک کا منسٹر نہیں گیا ہے لائیو اسٹاک کا سیکرٹری اُن کے پاس نہیں گیا ہے آخر یہ ریاست کہا جاتا ہے ریاست ماں باپ کی حیثیت رکھتی ہے۔آج ریاست اتنی بے حس ہو چکی ہے کہ کسی کے اندر یہ جرت نہیں ہے کہ وہ جا کر کے اُس گھر میں تعزیت کرے۔اُن گھروں میں یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھے اُن کی کفالت کے لیے کوئی اقدامات اُٹھائے ۔ یہ کیا بات ہوئی کہ بس وہ چلے گئے اب جو ہے نہ پوچھنے والا کوئی نہیں ہے ۔مَیں نے request کی ہے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ خدارا آپ اِس گھر میں جائیں آپ فاتحہ کے لیے جائیں اُن کی کفالت کے لیے کوئی اعلان کریں اِن یتیموں کے لیے اِن بیواؤں کے لیے آج یہ پوری کابینہ بیٹھی ہوئی ہے کیا اِن کا فرض نہیں بن رہا ہے کیا یہ سب وزراء جا کر کے مشتر کہ اُس گھر میں جا کر اظہارِ ہمدردی کریں، کیا یہ چیف سیکرٹری صاحب کا فرض نہیں بن رہا ہے کیا سیکرٹری لائیو اسٹاک کا فرض نہیں بن رہا ہے کہ وہ جا کر کے پوچھیں کیا منسٹر ہیلتھ صاحب یہاں بیٹھے ہیں کیا اُن کا فرض نہیں بن رہا ہے۔خدارا اتنی بے حس حکومت مت بنیں ۔ اِتنے بے حس وزراء مت بنیں ۔ جائیں اُن کے پاس اُن کی کفالت اُٹھائیں، حکومت کا فرض ہے کہ اُن کا بیڑا اُٹھائیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آپ کا موقف ریکارڈ پر آ گیا ۔سیکرٹری صاحب کو ہدایت دے دی۔مَیں نے رولنگ دے دی۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر رولنگ دے دیں کہ اِن کی کفالت سرکار اُٹھائے ریاست اُٹھائے اِن یتیموں کی اِن بیواؤں کی ۔ یہ آپ کا فرض بن رہا ہے custodian آپ یہ کریں۔وزیر اعلیٰ صاحب کو آپ یہ رولنگ دے دیں کہ وہ جائیں وزراء کو بھی کہ وہ اُن کے گھر جائے اُن سے ہمدردی کریں، اور اِن کی کفالت کا

ذمہ حکومت اُٹھائے۔ یہ میری request ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! اِس پر سیکرٹری کو مَیں نے ہدایت جاری کر دی ہیں وہ اِس پر جو ہے ہمیں جواب دیں گے اُس کے بعد ہی کوئی فیصلہ اِس پر ہم کریں گے۔ وزیر اعلیٰ صاحب اِس پر آپ سے زیادہ ملاقات کرتے ہیں مَیں اتنا نہیں ملتا اُن سے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: ملاقات کی بات نہیں ہے مَیں نے تو اُن سے کہا ہے کہ آپ جائیں نہ۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان میں نہیں ہیں میرے خیال سے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: آجائیں گے کوئی منسٹر جواب دے دیں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ کوئی جواب تو دے دیں۔ احسان شاہ صاحب جواب دے دیں۔ نہیں احسان صاحب ہیں متعلقہ وزیر ہیں۔

ملک نعیم خان بازئی: یقیناً نصر اللہ زیرے جو کہہ رہا ہے یہاں پر بارشوں میں جو مر گئے وہاں پر تو آپ کیوں بات نہیں کر رہے ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: وہ تو ہم قرارداد لائے ہیں۔ وہ قرارداد بھی ہم نے جمع کی ہے یہاں پر۔

ملک نعیم خان بازئی: سب ممبروں کو آپ سمجھا رہے ہیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: آج آپ اُن لوگوں کے خلاف بول رہے ہیں جو بیچارے مر گئے ہیں۔ یہ آپ کی وہ ہے۔ میڈیا والے آپ سُن لیں۔

ملک نعیم خان بازئی: آپ کیوں بتا رہے ہیں ہم لوگ خود جا رہے ہیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: اُن غریبوں کے خلاف بول رہے ہیں۔ اُن یتیموں کے خلاف بول رہے ہیں ،اُن بیواؤں کے خلاف بول رہے ہیں جو بیچارے عید کے دن خوشیاں نہ منا سکے۔ اُن کے خلاف یہ بول رہا ہے۔ آپ سوئے ہوئے تھے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: Order in the House. جی اختر حسین لانگو صاحب! زیرے صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ فلور اختر حسین لانگو کے پاس ہے۔ جی۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: نہیں منسٹر ہیلتھ صاحب جواب دے دیں پہلے۔ منسٹر ہیلتھ صاحب جواب دے دیں۔ جو جاں بحق ہوئے ہیں ملک نعیم صاحب اُن کے خلاف بول رہے ہیں۔ یہ منسٹر صاحب تو بولیں ناں۔ منسٹر صاحب۔ وہ بیچارے اُن کو پتہ نہیں ہے، مَیں نے تحریک التوا کب جمع کروائی تھی۔ اُن کو ابھی پتہ چل گیا کہ لوگ جو ہیں ناں۔ مَیں گیا ہوں۔ مَیں اغبرگ گیا ہوں، مَیں اُن لوگوں کے پاس گیا ہوں۔ مَیں ہنہ اُوڑک گیا

ہوں۔ میں نے وہاں دورہ کیا ہے۔ پشین گیا ہوں۔ مَیں نے ان علاقوں کا دورہ کیا ہے آپ تو وزیر ہو آپ نے آج تک کچھ کیا ہی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جی اختر حسین لانگو صاحب۔

میر اختر حُسین لانگو: بہت شکریہ جناب اسپیکر! آپ کے ساتھ ساتھ نصر اللہ بھائی کا بھی شکریہ کہ اُنہوں نے مجھے موقع دیا۔ بہر حال جناب اسپیکر! مَیں آپ کی توجہ ایک اہم issue کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ صحافی برادری نے اسمبلی اجلاس کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے اور باہر احتجاج کر رہے ہیں ARY News کی بندش کے حوالے سے۔ جناب والا! میں اپنی طرف سے بھی ARY News کی بندش کی مذمت کرتا ہوں یہ میڈیا ہاؤس اور ان پر PEMRA کے Act کے تحت اُن پروہ ہونا چاہیے لیکن کسی بھی میڈیا ہاؤس پر پابندی لگانا یہ۔۔۔

جناب قائم مقام اسپیکر: اُذان شروع ہوگئی۔

(خاموشی۔اُذانِ عصر)

جناب اختر حُسین لانگو: جناب والا! میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہاں سے معزز اراکین کی ٹیم تشکیل دے کر کے صحافیوں کے پاس بھجوا دیں تا کہ اُنکا بائیکاٹ ختم کر کے اُنکو دوبارہ اسمبلی کی کارروائی کا حصہ بنایا جائے۔ Thank you

جناب قائم مقام اسپیکر: ایک آپ چلے جائیں ایک یہاں اِن بنچز سے کوئی چلا جائے۔ مبین خان! آپ چلے جائیں میڈیا والوں کو منا کر کے لے آئیں آپ اور اختر حُسین لانگو صاحب۔ جی مبین خان خلجی صاحب اور اختر حُسین لانگو صاحب۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر اکبر۔۔۔(مداخلت)

سیّد احسان شاہ (وزیر برائے صحت): جناب اسپیکر! اگر مجھے ایک منٹ دے دیں شاید دوستوں کی تسلی کرادوں۔ اِجازت ہے جناب اسپیکر؟

جناب قائم مقام اسپیکر: جی شاہ صاحب۔

وزیر برائے صحت: شکریہ جناب اسپیکر! یہاں تین points raise ہوئے ایک تو جو سوالات آئے اُنکے جوابات دینے کیلئے متعلقہ وزراء صاحبان موجود نہیں ہیں۔ دیکھیں یہ اسمبلیوں میں ہوتا ہے بعض دفعہ منسٹر کسی کام سے یا اسمبلی سے رخصت لیتے ہیں لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اسمبلی کی کارروائی میں خلل آئے۔

میں موجود ہے آپ کی اسمبلی میں جناب والا! کہ اگر میں نہیں آ سکتا تو میں اپنے Rules of Business
colleague کسی منسٹر سے کہہ سکتا ہوں کہ آج اسمبلی میں میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق business ہے
اُس کو آپ سنبھالیں۔ تو دوسرا منسٹر جواب دے سکتا ہے۔ اور اِس کے علاوہ جناب والا! اگر پارلیمانی آفیئرز
کا منسٹر، ہم as a team چیف منسٹر صاحب سے اِنشاء اللہ بات ہوگی، اگر پارلیمانی آفیئرز کے منسٹر
appoint ہوں تو یہ پھر اُن کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ کوئی منسٹر نہیں آتا تو وہ اِن چیزوں کو اسمبلی میں سنبھالیں
اور یہ اپوزیشن کی بالکل صحیح بات ہے کہ اسمبلی میں ہم آئے دن آتے ہیں کہ منسٹر نہیں تو جواب نہیں ہے تو اس پر
اِنشاءاللہ ہم وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کریں گے کہ وہ اس چیز کا نوٹس لیں۔ دوسری جناب گزارش جوزیرے
صاحب نے کی video کے متعلق، کاش! ایسا ہو۔ لیکن جناب والا! واقعی ہمارا جو یہاں سوشل میڈیا ہے اِنتہائی
غیر مناسب قواعد وضوابط کی کوئی پابندی نہیں ہے اِن میں۔ مثال کے طور پر جناب والا! اِسی فلور پر میں نے ایک
دن ایجوکیشن کے متعلق بات کی تو اُنہوں نے ایک ٹکڑا جو دکھادیا، چلادیا لیکن اُس سے قبل جو میں نے کہا اُسکا نہیں
دکھایا اُس سے قبل میں نے کہا تھا کہ جو time scale teachers کو ملا ہے اُس وقت حکومت نے مخالفت
کی تھی میں نے ہی اُنکو منا کے مطلب اُنکی جو وہاں وکالت ہے teachers کی میں نے کی اور اُنکو
time scale دلوادیا تھا اور وہ اُس سے غائب تھا بحرحال۔ تیسری بات جوزیرے صاحب نے اُٹھائی کہ کانگو
وائرس سے جو 4 لوگ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اُنکے متعلق زیرے صاحب آئے تھے سی ایم صاحب سے ملاقات
شاید ہوئی تھی اُس دن اور اُنہوں نے یہ فرمایا تھا سی ایم صاحب کو کہ آپ اور شاہ صاحب آئیں تو اُس دن سی ایم
صاحب busy تھے پھر اگلے دن کا وعدہ تھا کہ کل آئیں گے، کل والے دن ایسا ہوا کہ سی ایم صاحب کو جانا پڑ گیا
کراچی تو ابھی آئے نہیں ہیں آج شاید آئیں گے آج شام کو اگر آ گئے تو اِنشاءاللہ تعالیٰ یہ کوشش کریں گے وہاں
آجائیں اور جو لواحقین ہیں اُنکے ساتھ وہاں تعزیت ہو۔ بڑی مہربانی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: جی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔۔۔(مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر۔

جناب قائم مقام اسپیکر: رخصت کی درخواستوں کے بعد۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): میر اکبر آسکانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج اور 12 اگست کی نشستوں میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب ثناء اللہ زہری صاحب بیرون ملک جانے کی بنا آج تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ طارق مگسی صاحب سیلاب کے باعث کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا رواں اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار یار محمد رند صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بشریٰ رند صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زبیدہ بی بی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ زینت شاہوانی صاحبہ نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ بانو خلیل صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب قائم مقام اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان موٹروہیکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ۔۔۔(مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! students کا مسئلہ ہے یہ ہمارے students ہیں اِنکو احساس پروگرام کے تحت undergraduate اِنکو scholarship دی جاتی تھی اور یہ criteria رکھا گیا تھا کہ اُنکے والدین کی جو income ہے وہ 45 ہزار ہونی چاہیے۔ اب احساس پروگرام جو نئی حکومت آئی ہے اُس نے کوئی 70 کے قریب students سے scholarship بند کردی ہے اور اُن سے کہا گیا ہے کہ آپ نے جو پہلے scholarship لی ہے وہ بھی آپ واپس جمع کرادیں تو یہ بڑا اہم issue ہے ہمارے اتنے students ہیں غریب لڑکے وہاں پڑھتے ہیں student ہے اُنکے ساتھ یہ رویہ، تو آپ سے جناب اسپیکر! رولنگ چاہیے کہ آپ لکھ دیں احساس پروگرام کو کہ جو فیصلہ آپ نے کیا ہے وہ صحیح نہیں کیا ہے وہ یہ جو پروگرام ہے ہمارے students کو یہ جاری رکھا جائے اور اِن سے پیسے وصول نہ کیا جائے۔ اِس پر آپ رولنگ دے دیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: زیرے صاحب! آپ نے صحیح کہا۔ سیکرٹری صاحب! اِس پر جو concerned department ہے اُنکے head ہیں اُنکو ایک letter یہاں سے جانا چاہیے کہ معزز اراکین اسمبلی نے یہ point اسمبلی میں raise کیا اِس کو آپ لوگ آگے بھی جاری رکھیں جو scholarship ہے۔ جی۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! BUITEMS کے کچھ اساتذہ آئے تھے ہمارے پاس یہاں چیمبر میں آپ سے بھی discuss ہوئی کہ پچھلے ڈیڑھ دو مہینے سے اِنکو salary نہیں مل رہی ہے اور یہ تقریباً کوئی 1400 staff ہے، اِنکو lower staff سے لیکر اِنکے teachers تک۔ جناب اسپیکر صاحب! یہ آئے تھے اور اپنی پریشانی اور یہ حالات، اُنہوں نے مزید تفصیلات ہمیں بھی دی ہیں تو آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ وی سی صاحب کو بلایا جائے اور اُن سے پوچھا جائے کہ اِنکو payment کیوں نہیں ہوئی ہے تنخواہیں کیوں نہیں ملی ہیں کیا وجوہات ہیں اِس پر اگر آپ اُنکو بلالیں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: صحیح ہے ترین صاحب! اِس پر وی سی آئی ٹی یونیورسٹی کو بلوچستان اسمبلی طلب کیا جاتا ہے۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان موٹر وہیکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) کا پیش کیا جانا۔

جناب قائم مقام اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ! بلوچستان موٹر وہیکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) پیش کریں۔۔۔(مداخلت۔شور۔بہت سے معزز اراکین ایک ساتھ بغیر مائیک کے بولتے رہے)۔۔۔جی وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ۔

ملک نعیم خان بازئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ): مَیں پارلیمانی سیکرٹری ملک نعیم خان بازئی وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ۔۔۔(بہت سے معزز اراکین ایک ساتھ بغیر مائیک کے بول رہے)

جناب قائم مقام اسپیکر: ایک دفعہ وہ پیش تو کریں پھر اُس کے بعد پھر۔۔۔(بہت سے معزز اراکین ایک ساتھ بغیر مائیک کے بول رہے ہیں)۔۔۔وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ٹرانسپورٹ: مَیں پارلیمانی سیکرٹری ملک نعیم خان بازئی وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے بلوچستان موٹر وہیکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2022ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام اسپیکر: بلوچستان موٹر وہیکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون۔۔۔

(اِس موقع پر جناب نصر اللہ خان زیرے اور جناب اختر حُسین لانگو نے اسمبلی کورم کی نشاندہی کی)

جناب قائم مقام اسپیکر: کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اِس مرحلے پر کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 12 اگست 2022ء بوقت 3 بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 6:00 بجے اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆